

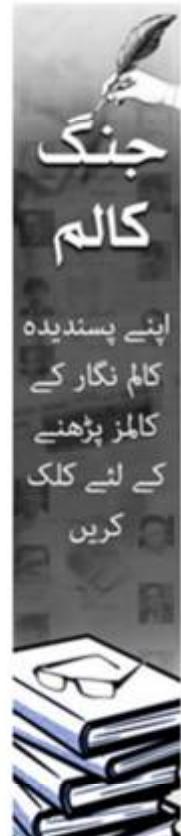
قومی ایس ایز پالیسی 2019ء



ڈاکٹر مرزا اختیار بیگ 06 جولائی، 2019

کسی بھی ملک کی صنعتی اور معاشری ترقی میں چھوٹے اور درمیانی درجے کی صنعتیں (SMEs) ریڑھ کی بذی کی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ یہ سیکٹر ملک میں سب سے زیادہ ملازمتیں فراہم کرتا ہے۔ پاکستان میں اس وقت تقریباً 38 لاکھ سے زائد چھوٹے اور درمیانی درجے کی صنعتیں قائم ہیں، جن میں 8 لاکھ صنعتی یونٹس، 12 لاکھ سروس سیکٹر، 18 لاکھ تجارتی و رینتل دکانیں شامل ہیں۔ ان صنعتی یونٹس میں 41 فیصد شہری علاقوں جبکہ 59 فیصد دیہیں علاقوں میں قائم ہیں۔ بھارت کے میتو فیکچرنگ سیکٹر کا ملکی معیشت میں انتہائی اہم کردار ہے جس سے تقریباً 45 فیصد افراد روزگار سے وابستہ ہیں۔ جاپان میں 99 فیصد کاروبار چھوٹے اور درمیانی درجے کا ہے اور تقریباً 4.2 ملین SMEs میں 20.84 ملین جاپانی کام کرتے ہیں جبکہ جاپان میں بڑے درجے کی صنعتیں صرف 12 بزار ہیں جن میں تقریباً 10.22 ملین جاپانی کام کرتے ہیں، اس طرح جاپان کی SMEs کا مجموعی افرادی قوت میں شینر 69 فیصد ہے۔ چین جو امریکہ کے بعد دنیا کی دوسری بڑی معیشت بن چکا ہے، کو اس مقام تک پہنچانے کا سہرا چینی رینٹما ڈنگ زیانوپنگ کے سر جاتا ہے جنہوں نے سرکاری اداروں کے ایک بڑے حصے کو پرانیویث سیکٹر کے چھوٹے اور درمیانی درجے کی صنعتوں میں تبدیل کیا، اس شعبے کا ملکی مجموعی جو ذی ہی میں حصہ 60 فیصد ہے۔ یورپی یونین کے 27 ممبر ممالک کے بلاک میں 99.8 فیصد چھوٹے اور درمیانی درجے کی صنعتیں ہیں جو 67 فیصد افراد کو روزگار فراہم کر رہی ہیں۔

چھوٹے اور درمیانی درجے کی ترقی کیلئے 1998 میں SMEDA کا قیام عمل میں آیا تھا جس کی ذمہ داریوں میں چھوٹے اور درمیانی درجے کی صنعتوں کے فروغ کیلئے چیمبرز کے اشتراك سے شعبہ جاتی (Sectorial) فزیبلٹی ریورنس فراہم کرنا تھا۔ SMEs کے فروغ کیلئے بینک بھی قائم کیا گیا، جس کی نجکاری کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ SMEs کی ترقی کیلئے میں نے بمیش زیادہ سے زیادہ وینٹر (Vendor) انڈسٹری کی قیام پر زور دیا ہے۔ جس طرح آنلو موبائل سیکٹر کی وینٹر انڈسٹریز پاکستان کے آنو سیکٹر کو کوالٹی اور معیار کے مطابق گازیوں کیلئے مختلف پارنس فراہم کر رہی ہیں لیکن یہیں آنو سیکٹر کے علاوہ نیکستانی اور دیگر صنعتی سیکٹرز میں بھی اسی طرح کی وینٹر انڈسٹریز کو فروغ دینا ہوگا۔



اپنے پستدیدہ
کلام نگار کے
کالمز پڑھنے
کے لئے کلک
کریں



ملک میں ایس ایز کو فروغ دینے کیلئے وفاقی وزارت صنعت و پیداوار نے سمیڈا کے ساتھ مل کر قومی ایس ایز پالیسی 2019 کیلئے ایک مسودہ FPCCI کو بھجوایا ہے تاکہ اس پر پورے ملک کے اسٹیک بولڈر سے مشاورت کے بعد نئی قومی ایس ایز پالیسی تشکیل دی جا سکے۔ اس سلسلے میں گذشتہ دنوں فیٹریشن بانوں میں ایک اہم اجلاس ہوا جس میں میرے علاوہ فیٹریشن کے صدر دارو خان، نائب صدور، اسٹیٹ بینک کے ڈائیریکٹراور مختلف چیمپبرز اور ایسووسی ایشنز کے نمائندوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور اہم تجاویز دیں۔ ایس ایز سیکٹر میں نیکسٹائل گارمنٹس، فروٹ، ویجنی نیبل، انفارمیشن ٹیکنالوجی، سرجیکل گٹز، لیدر، پرنٹنگ اینڈ پیکیجنگ، فرنیچر، کھجور پروسیسنگ اور جیمز اینڈ جیولری شامل ہیں جس کو 2007 کی ایس ایز پالیسی کے تحت ورکنگ کیپٹل اور BMR کیلئے بینکوں سے 6 فیصد شرح سود پر قرضے لئے جا سکتے ہیں جبکہ ان سیکٹرز کے علاوہ باقی ایس ایز سیکٹرز کو بینک نہایت اونچی شرح سود 18 سے 20 فیصد پر قرضے دیتے ہیں۔ اجلاس میں اس بات کی بھی سفارش کی گئی کہ ایس ایز کو فروغ دینے کیلئے ملک میں کریڈٹ گارنٹی ایجننسی کو فعال NBFI اور مضاربہ کو بھی چھوٹے اور درمیانی درجے کی صنعتوں کی فناسنگ کرنے میں شامل کیا جائے۔ پاکستان میں ایس ایز ایز سیکٹر کا فروغ نہ ہونے کی سب سے بڑی وجہ ایس ایز کو بینکوں سے مناسب شرح سود پر قرضوں کا نہ ملتا ہے۔ دو دبائی قبل اسٹیٹ بینک کے کاریوریٹ اور SMEs سیکٹرز کے بینکوں سے قرضے لینے کے قوانین (پروڈنشل ریگولیشن) ایک ہی تھے جس کے تحت SMEs کو بینکوں سے قرضہ لینے کیلئے اپنی فیکٹری، عمارت اور مشینوں کو بینکوں کو بطور سیکورٹی گروئی رکھوانا پڑتا تھا لیکن چونکہ SMEs سیکٹر میں بیشتر چھوٹی فیکٹریاں کرانے پر بوتی ہیں اور مالکانہ حقوق نہ ہونے کے باعث انہیں بینکوں کے پاس گروئی نہیں رکھوایا جا سکتا جس کی وجہ سے SMEs سیکٹر کو بینکوں سے قرضہ حاصل کرنا نہایت مشکل تھا۔ اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے FPCCI کی استینڈنگ کمیٹی برائے بینکنگ، کریڈٹ اینڈ فنانس کے چینرمنیں کی حیثیت میں نے اس وقت کے گورنر اسٹیٹ بینک سے مطالبہ کیا کہ چھوٹے درجے کی صنعتوں کیلئے قرضوں کے علیحدہ نرم قوانین بنائے جائیں جس میں SMEs کو اثاثے گروئی رکھ کر قرضے دینے کے بجائے کیش فلو کی بنیاد پر قرضے فراہم کئے جائیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میری کئی سال کی جدوجہد کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک نے SMEs کے قرضوں کے علیحدہ قوانین کا اعلان کیا جسکے تحت اب کوئی کمپنی اپنی فزیبلٹی ریورٹ اور کیش فلو کی بنیاد پر اگر قرضے واپس کرنے کی استطاعت رکھتی ہے تو بینک اسے اثاثے گروئی رکھوائے بغیر قرضہ دے سکتا ہے۔

اس وقت پاکستان میں ایس ایم ایز سیکنٹر زرعی شعبے کے علاوہ 80 فیصد ملازمتیں فرابم کر رہا ہے اور جی ذی پی میں اس کا حصہ 40 فیصد ہے جبکہ دنیا میں ایس ایم ایز سیکنٹر کا جی ذی پی میں حصہ اوسطاً 55 فیصد ہے۔ مینو فیکچرنگ سیکنٹر میں چھوٹے اور درمیانی درجے کی گروٹہ 8 فیصد، ایکسپورنس میں 10 فیصد اور سروس سیکنٹر میں 10 فیصد سالانہ ہے جس کو بعض بڑھانا ہو گا۔ سعیداً اور ایس ایم ایز بینک کو چھوٹے اور درمیانی درجے کی صنعتوں کے فروغ کیلئے خواتین کی شالز، موثر یمپس اور پنکھا سازی جیسے خصوصی کلسٹرز بنانا چاہئیں تاکہ نوجوان چھوٹے اور درمیانی درجے کی صنعتیں قائم کر کے اپنے لئے خود روزگار کے موقع پیدا کر سکیں۔